Registered

No. L. 89.

ہفتہ وار نور افشاں لودیانہ



نمبر (۴۶) مطبوعہ ۷ نومبر ۱۸۹۹ء بروز جمعہ جلد (۲۷)

گلدستہ اخبارات

مرزاے قادیانی کی ایجاد مرہم عیسیٰ کے اشتہار شہر لاہور میں حکماً اتروائے گئے ؛ **عالی جناب نواب لفٹنٹ** گورنر بہادر پنجاب سرحد ڈیرہ جات کے دورہ پر ۱۵ نومبر کو تشریف لے گئے ۱۵ دسمبر کو واپس تشریف لاویں گے ؛ **جیند میں جلسہ** اختیارات مہاراجہ جیند کمال رونق اور کامیابی سے ہوا۔ انتظامی منیر سپرنٹنڈنٹ ار۔ وِنگ صاحب بہادر مقرر کیے گئے اب تک اتالیق تھے ؛ **جنگ ٹرانسوال** کے فنڈ میں ہندوستان سے بھی مدد منظور ہوگی۔ یہ فنڈ بیوہ عورتوں یتیموں اور زخمیوں کے لئے ہوگا ؛ **الہ آباد** یونیورسٹی کا سالانہ جلسہ ورزش فروری میں ہوگا اور کانپور میں ہوگا یونیورسٹی نے ...... کی امداد بند کر دی ؛ **مدراس گورنمنٹ** نے حکم دیا کہ امدادی سکولوں کے طلبا یا مجیر کسی پولٹیکل جلسہ میں بے اجازت حصہ نہ لیں ؛ **وادی** میران زئی کے مقام تورا وارئی میں ۲ بٹالین ۲ سکوادرن ۲ کوہی توپیں دیسی فوج کی رہینگی ؛ **اہل** توشکی نے ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان کو عرض دی کہ یہاں برٹش سایہ قایم کریں سکول و ہسپتال کھولیں ؛ **بمبئی** یونیورسٹی کے سینٹ نے امتحانات کی زبانی جز بند کر دی صرف تحریری امتحانات کافی سمجھے جائیں گے ؛ **دارجیلنگ** میں بربادی بخش طوفان کے وقت جنہوں نے بچانے میں بہادرانہ مدد کی ان کی قدردانی کی گئی۔ ۳ نومبر کو جلسہ ہوا۔ حضور لاٹ صاحب بنگالہ نے سونے چاندی کے تمغے عطا کیے ؛

حیدرآباد دکن کی امپیریل سروس فوج کی نسبت انسپکٹنگ افسر نے ناگوار رپورٹ کی لکھا ہے کہ فوج نہ اچھی ہے نہ پوری ہے ؛ **لاہور** کے لاٹ پادری بشپ میتھوز صاحب مرحوم کا چندہ یادگار دس ہزار ہوا ؛ **سر ولیم لکھم** ۱۲ دسمبر کو لکھنؤ میں حضور وائسراے سے ملیں گے اور فارن سکرٹری کا چارج لیں گے ؛ **مسٹر** بارنس صاحب بہادر ۱۰ نومبر کو کوئٹہ میں آئیں گے اور کرنل وائلی یہاں سے رزیڈنسی نیپال کو واپس تشریف لے جاویں گے ؛ **حضور کمانڈر انچیف** افواج ہند ۲ دسمبر کو شملہ سے روانہ ہونگے براہ راست کلکتہ تشریف لے جاویں گے ؛ **سر ٹریور** پلوڈن صاحب رزیڈنٹ حیدرآباد کا نہائے طلا کا جدید علاقہ دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے جلد واپس آئیں گے ؛ **فیروزپور** میں جدید بارانی نہر بنائیں گے۔ لدھیانہ سے موگہ۔ زیرہ۔ مکھو تک ہوگی۔ قحط زدہ لوگوں کو بھی اس سے نفع پہنچیگا ؛ **خلیج** فارس میں ورد یابیگل نے ان بدمعاشوں کو سخت سزا دی جنہوں نے بوشہر میں انگریزی قواعد توڑے تھے سرغنوں کو سرِعام بید لگوائے اور شہر بدر کیا۔ انہوں نے قواعد طاعون پر فساد مچانا چاہا تھا ؛ **بمبئی** میں حضور وائسراے نے ہندو و مسلمانوں کے طاعون کیمپ دیکھے ؛ **بمبئی** میں حضور گورنر نے تجدید شہر کا بنیادی پتھر رکھا۔ دربار میں حضور وائسراے بھی تھے تقریر فرمائی ؛ **ہائی** کورٹ بمبئی میں مالکان اخبار راست گفتار نے ایڈیٹر مدراس سٹنڈرڈ پر نالش ہتک عزت دائر کی ہے ؛ **کلکتہ** برقی ٹرموے کی تجویز میونسپلٹی کے سامنے منظور پا رہی ہے۔ ۳ سال میں برقی ٹرموے جاری ہو جاویگی ؛ **بمبئی** کے مسٹر حاجی محمد سلیمان نے قصبہ مندر میں رشتہ آب رسانی کا کل خرچ اپنے ذمہ لیا۔ عالیشان فیاضی۔ تخمینہ خرچ ڈیڑھ لاکھ ہے جو حاجی صاحب نے گورنمنٹ کو نقد دیدیا۔ گورنمنٹ نے کمال شکریہ ادا کیا ؛

تاربرقیاں

سر جارج وائٹ کی کوشش نے لیڈی سمتھ کے گرد بوئروں کی حرکات روک دی ہیں۔ ان کو کسی طرح کا خوف نہیں ؛ **گوتھ** نام اگبوٹ ۱۰ نومبر کو لندن سے چلیگا اور سنٹ ونسنٹ سے پرشیا نام جہازی فوج کو اتار کر جنوبی افریقہ کو لے جاویگا ؛ **جنرل** بولر کو سر جارج وائٹ کا پیغام نامہ بر کبوتروں نے پہنچایا لکھا ہے کہ بوئر ہر روز توپیں مارتے ہیں یہ توپیں دور سے چلتی ہیں اب تک نقصان تھوڑا ہے۔ مورچوں کو مطلق صدمہ نہیں پہنچا بلکہ روز افزوں مضبوط ہیں۔ سامان رسد لیڈی سمتھ میں کافی ہے ؛ **مور** نام فوجی جہاز ۱۰ کو کیپ ٹون میں پہنچا۔ تینوں برانگڈ فوج کا سٹاف لایا ہے بوئروں کی سرکوبی کا سامان تیار ہے ؛ **لندن** سے لائف گارڈ کی چیدہ فوج بڑے پرجوش استقبال کے ساتھ کیپ کو روانہ ہوگئی حضور پرنس آف ویلز لارڈ ولزلی ڈیوک آف کیمبرج نے قبل روانگی معائنہ فرمایا اور دعا کی کہ دشمن کو فتح کر کے واپس آئیں ؛ **لندن** کے سررشتہ جنگ نے ایک فوجی ڈویزن کو روانگی کیپ کا حکم دیا۔ پور جلد جنوبی افریقہ جائیں گے ؛ **ایک** محاصرہ کی ٹرین بھی روانہ ہوگی جس میں ۳۳ افسر ۱۱۰۰ سپاہی ۳۰ توپیں اور با فراط گولہ بارود ہوگا ؛ **لندن** سے خبر آئی کہ ۱۰ فوجی جہاز تیار ہیں۔ لیکن بوجہ طوفانی موسم و دیگر بواعث کے رکے پڑے ہیں ؛ **جنرل** سیمنز نہایت شجاعت کے ساتھ جنگ میں کام آئے۔ کارنوال کے مسٹر سافٹ نے پیرس گرجا میں ان کی یادگار کا چندہ کھولا ؛ **پیرس** میں مجلس سینٹ بطور ہائیکورٹ کے حکومت جمہور کے خلاف سازش کا مقدمہ ۱۰ نومبر سے سننے لگی ہے۔

ایڈیٹوریل نوٹس

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب۔ ڈی۔ ڈی۔ ایڈیٹر

ایڈیٹوریل:
پادری ای۔ کو لکساٹھ صاحب، پادری غلام مسیح صاحب
پادری طالب الدین صاحب بی۔ اے۔ پادری پی۔ سی۔ اوپل صاحب
پادری جی۔ ایل ٹھاکرداس صاحب، پادری جیل سنگھ صاحب

کارسپانڈنٹس:
مسٹر الیشع ناصر صاحب۔ مسٹر مسیح الدولہ صاحب
پادری کدارناتھ صاحب منت

ہم اپنے بزرگ عالیجناب کنور سر ہرنام سنگھ صاحب کو تہ دل سے مبارکباد دیتے ہیں کہ قدرشناش گورنمنٹ نے جناب ممدوح کو کونسل واضع آئین ہند کا ممبر مقرر فرمایا۔ یقین ہے کہ آپ کی ذات والاصفات سے اہل ہند کو بہت کچھ فائدہ پہنچیگا۔

یکم نومبر کو عالی جناب تقدس مآب بشپ صاحب لاہور مسند نشین ہوئے۔ جلسہ کا تزک و احتشام بہت بڑھکر تھا۔ عالی مرتبہ یورپین اور بڑے بڑے روحانی پادری صاحبان اس مبارک موقعہ پر رونق افروز تھے۔ روحانیت برستی تھی۔ روح القدس کی حاضری محسوس ہوتی تھی۔ بشپ صاحب ممدوح خداوند یسوع مسیح کا جلال ظاہر کرنے کے لئے نہایت کوشش فرماتے رہے۔

مسیحت کو کیا شایع شجاعت نام ہے اسکا
بشارت جا بجا دینی طریقت نام ہے اسکا

یقین ہے کہ آپ کی ذات مبارک سے اہل ہند اور خصوصاً اہل پنجاب کو بہت کچھ فیض حاصل ہوگا۔

پرتاپ چندر موزم دار صاحب کو کلکتہ کی ساد ھارن برہمو سماج نے اعلان دیگر اپنا قائم مقام بنانے سے انکار کیا سبب یہہ کہ بابو صاحب موصوف خداوند یسوع میں خدا کی تمام خوبیاں تسلیم کرتے ہیں مگر پنجاب برہمو سماج نے بابو صاحب کی دعوت کی اور اُن کی روحانی لیاقت پر فخر ظاہر کیا۔ یہہ بالکل دیانت کی بات ہے کہ خداوند یسوع مسیح گنہگاروں کے لئے مصلوب ہوا اور غیر اقوام رفتہ رفتہ خداوند یسوع مسیح کی شناخت میں پادری صاحبان کی منادی اور تعلیم کے اثر سے روز افزوں ترقی کے ساتھ بڑھتے جاتے ہیں۔

جنگ ٹرنسوال۔ بحری والنٹیر فوج کی بہادری اور قابلیت کی لنڈن کے اخباروں میں تعریف ہورہی ہے اور عام رائے مطمئین ہے کہ آخرکار شکست بوئروں کو ہی اُٹھانی پڑیگی۔ ٹربل نام جنگی جہاز معہ اپنی بھاری توپوں کے جو مثل میدانی توپوں کے گاڑیوں پر چڑھی ہیں ڈربن میں پہنچا اور وہاں یہہ توپیں ساحل پر اُتار دیں۔ ملیشیا فوج کے ۳۵ بٹالین کو افریقہ کو جانیکے لئے تیار ہونیکا حکم ہوا ہے۔ ٹرنسوال کے لئے ایک اور آرمی کو تیاری ہو رہی ہے۔ کیپ ٹون میں ۱۱ فوجی جہاز عنقریب پہنچیں گے۔ جنگ ٹرنسوال کے لئے ایک قومی فنڈ قایم کیا گیا ہے حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند نے ایک ہزار پونڈ اور حضور پرنس آف ویلز نے ۲۵۰ پونڈ جیب خاص سے دیا ہے اور یقین ہے کہ یہہ فنڈ کروڑہا روپیہ تک جمع ہوگا۔ برٹش نے جو کچھ نقصان اُٹھایا ہے یا آئندہ اُٹھائینگے اس سب کا معاوضہ آخرکار ٹرنسوال کو بھرنا پڑیگا۔ لارڈ گارڈز کی چیدہ فوج نہایت جوش و خروش کے ساتھ خوشی میں بھری ہوئی کیپ کو روانہ ہوئی۔ حضور پرنس آف ویلز لارڈ وولزلی ڈیوک آف کیمبرج نے قبل روانگی معائنہ فرمایا اور دعا کی۔

اخراجات جنگ چین و جاپان۔ گورنمنٹ جاپان نے جنگ چین کے حساب کا جمع خرچ اب شایع کیا ہے۔ جس کے نقشوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس لڑائی کا سلسلہ یکم جون ۱۸۹۴ء سے ۱۲ مارچ ۱۸۹۶ء تک رہا۔ کوریہ سے شروع ہوا اور فارموزہ کے قبضہ پر ختم ہوا۔ اس عرصہ میں پانچ مختلف مہمیں بھیجی گئیں۔ خشکی کے جنگی سامان پر ۱۶ کروڑ ۵۴ لاکھ ۲۱ ہزار سکہ ین صرف ہوا۔ اور بحری سامان پر تین کروڑ ساٹھ لاکھ سکہ ین خرچ ہوا۔

خلیفہ سوڈان۔ جو خطوط قاہرہ سے اٹلی میں پہنچے ہیں ان سے پایا جاتا ہے کہ خلیفہ کے ڈیرہ سے جو لوگ بھاگ کر آئے ہیں وہ کہتے ہیں کہ خلیفہ اور اس کے فرزند شیخ الدین کے درمیان باہمی تعلق نہایت کشیدہ ہو رہے ہیں۔ شیخ الدین کی عثمان دغنہ کے ساتھ سخت عداوت ہے۔ بقول شیخ الدین خلیفہ پر جتنی مصیبتیں پڑی ہیں ان سب کی جڑ یہی عثمان دغنہ ہے۔ خلیفہ نے مدت سے انگریزی مصری گورنمنٹ کے ساتھ صلح کرلی ہوتی لیکن عثمان دغنہ نے خلیفہ کو اس ارادہ سے باز رکھا اس خانگی نفاق کے باعث خلیفہ کا رعب سرداروں کے دل سے جاتا رہا اور قاہرہ میں یہہ رائے عام ہے کہ گورنمنٹ سوڈان عنقریب ایک مہم سرکوبی خلیفہ کے لئے روانہ کریگی یہاں بھی موسم برسات کا ہے لہذا مہم کو رستہ میں پانی کی دقت نہ ہوگی۔

مسیح کی تعلیم

دسواں باب

مسیح کی تعلیم اپنی ہی موت کی بابت

مذکورہ بالا بیان ہمارے اس اعتقاد کے لئے کافی ہو کہ یسوع ہی کی تعلیم اور دل میں اس کی موت ایک افضل اور اعلیٰ مقصد کی تھی۔ یہہ موت اس کی زندگی بھر کی کوششوں کی حد اور منزل تھی۔ چنانچہ اس نے یہہ فرمایا کہ "میں اسی گھڑی کے لئے آیا ہوں اگرچہ اس مذکورہ الصدر کلام میں اپنی موت کا حقیقی مطلب کا صاف ذکر نہ ہو تو بھی اس میں ضرور ایک عجیب مطلب ملتا ہی جو کل بنی آدم کی موت کی بابت نہیں ہو سکتا۔ کسی آدمی کو مقدور نہیں کہ مسیح کی مانند وہ اپنی موت کا ایسا ذکر کرے اور نہ وہ اپنی زندگی کے کاموں میں موت کو ایسے مقدم درجہ اور مطلب کا ٹھہراوے؛

جب مسیح نے عید عشائے ربانی اپنی موت کی یادگاری کے لئے اس کے پھر آنے تک مقرر کی اور اس ماجرے کو اور سارے کاموں سے اختیار اور پسند کیا تو اس سے صاف ثابت ہو کہ اس کی ساری زندگی میں اس کی موت سب سے بھاری اور بڑے معنے بات تھی جو کہ اس کی عجیب پیدائش سے بھی بڑھکر ہو؛

دوسرے یہہ مرتبہ جو اسی طرح مسیح کی تعلیم میں اپنی موت کی بابت دیا گیا تو اتنی بڑی بات ہو کہ ہمیں یہہ سوال پوچھنا لازم ہو کہ اس موت کی قدر اور منزلت و مقصد کیا ہو اور یہہ بھی دریافت کریں گے کہ کیا کیا علامتیں اس مقصد کے لئے مسیح کی تعلیم میں پائی جاتی ہیں؛

(۱) اگر زیادہ نہیں تو ہم کم از کم مسیح کی تعلیم سے جو اپنی موت کی بابت ہی یہہ فیصلہ دے سکتے ہیں۔ وہ سچائی کے لئے شہید تھا۔ سچ ہو کہ وہ جتنے اس برگشتہ دنیا میں سچائی کے کامل امانت دار ہیں ان کی امانت داری دشمنی پیدا کرنے کا باعث ہو جاتی ہو۔ جس سے دکھ اُٹھانا پڑتا ہو۔ لیکن سچائی کا حق اور دعویٰ ایسا زبردست ہو کہ مجبوراً وہ اس کے لئے مارے جانے تک وفادار بنے رہتے ہیں۔ ہزارہا لوگوں نے اپنی سچائی کے لئے اپنی جان نثار کر دی۔ مسیح کا بھی یہہ حال ہوا اور وہ لوگ جو "یونی ٹیرین" فرقہ کے ہیں یعنے مسیح کی تثلیث کے منکر ہیں مسیح کی موت میں صرف یہہ خاص مطلب دیکھتے ہیں۔ وہ مسیح کی پیش بینی اور پیشین گوئی اپنی بابت یوں سمجھتے ہیں جیسا کہ کوئی شریف اور تمیزدار آدمی اپنے زمانہ کی بُرائی کے زور سے خوب واقف ہو جاوے ویسا ہی مسیح یہودیوں کے سرداروں کی دلی عداوت سے اور اپنی پائیدار وفاداری سے خوب آگاہ تھا۔ اس میں شک نہیں کہ مسیح بھی اپنی موت اگلے نبیوں کی طرح جو سچائی کے لئے مارے گئے جانتا تھا۔ چنانچہ وہ خود کہتا ہو کہ (لوقا ۱۳: ۳۳) "مجھے ضرور ہو کہ آج و کل اور پرسوں سیر کروں کیونکہ نہیں ہو سکتا کہ نبی یروشلیم کے باہر قتل ہوں" تو بھی اس کے دل کے تردد اور فکر کا بوجھ جو اپنی موت کی پیش بینی کی باتوں سے ظاہر ہوتا تھا اور وہی الٰہی ضرورت جو اپنی باتوں سے ملتی ہو یعنے ضرور ہو کہ میں دکھ اُٹھاؤں اور مارا جاؤں" اور "ضرور ہو کہ ابن آدم اُٹھایا جاوے" (متی ۲۷: ۲۱) اور (یوحنا ۳: ۱۴) ان دونوں باتوں سے معلوم ہوتا ہو کہ نبیوں کی موت اور اسکی موت میں بڑا فرق ہو؛

(۲) مسیح نہ صرف سچائی کے بلکہ محبت کے لئے شہید ہوا۔ انسانوں میں یہہ ذاتی قاعدہ ہو کہ اگر ہم دوسروں کے فائدہ پر لحاظ کر کے ان کی خدمت کرنی چاہیں تو اس میں ہمیں کچھ نہ کچھ دکھ اُٹھانا پڑیگا اگر ہم دنیا کے لوگوں کے لئے فایدہ مند ہونا چاہتے ہیں تو ضرور ہو کہ ہم اپنا انکار کریں اور اپنی خاص خوشی اور نفع اور عزت کو بالائے طاق رکھیں کیونکہ جب تک کہ ہماری محبت میں اتنی قدرت نہ ہووے کہ جو چیزیں ہم کو عزیز اور قیمتی ہیں نہ چھوڑیں تو نیکی کرنا ہم سے باہر ہو۔ اور دنیا کی تواریخ میں وہ جو نیکی کے میووں سے لدے ہوئے تھے بہت مدت تک اپنی عمر میں خود انکاری میں کھنچے ہوئے تھے۔ دنیا کی ترقی اس خود انکاری کی نعمت پر موقوف ہو۔ جیسا ایک مشہور دیندار کا قول ہو کہ کوئی ملک اپنے دلدلوں اور جنگلوں سے صاف نہ کیا گیا۔ اور نہ کوئی ملک کبھی شائستگی اور تہذیب کے لئے جھاڑا گیا۔ جب تک پہلے آباد کرنے والے دکھ تکلیف نہیں اُٹھاتے تا کہ ان کی نسل اور جانشین امن و چین سے رہیں اور ہر ایک لڑائی میں فتحمندی بہت سے بہادر سپاہیوں کے جان دینے سے حاصل ہوتی ہو۔ اب ہم یہہ کہہ سکتے ہیں کہ مسیح نے دیکھا کہ میری موت اسی طور کی ہو کہ دنیا کا فایدہ اپنے تئیں قربان کرنے پر ہوگا۔ اس نے اس قانون کا مطلب ایک غیر ذی روح خلقت سے تشبیہہ دی دیکھو (یوحنا ۱۲: ۲۴) "گیہوں کا دانہ اگر زمین میں گر کے مر نہ جاوے تو اکیلا رہتا ہو۔ پر اگر وہ مرے تو بہت سا پھل لاتا ہو" مسیح اس قانون کو جو اخلاقی اور ذاتی انتظام میں موجود ہو خوشی سے قبول کرتا تھا اور اس کا مطیع ہو گیا اس کے دل میں اطمینان اور خوشی اس امید سے قایم رہی کہ میری موت کا "بہت سا پھل" حاصل ہوگا۔ علاوہ اس کے مسیح نے ایک اور ویسا قانون سکھلایا اور اپنا اعتقاد

اس پر جانا کہ روح آدمی کے لئے اپنا اصلی فایٔع اپنے کو قربان کرنے پر ہو جو یقیناً ابدی دنیا میں ظاہر ہوگا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ چاروں انجیلوں کے مصنف مسیح کے سارے کلاموں میں اپنے کو قربان کرنے کی روز کی بات کو درج کرتے ہیں۔ دیکھو (یوحنا ۱۲: ۲۵) (متی ۱۰: ۳۹) (متی ۱۶: ۲۵) (مرقس ۸: ۳۵) (لوقا ۹: ۲۴) (لوقا ۱۷: ۳۳) "جو اپنی جان کو عزیز رکھتا ہے اسے کھوئیگا اور وہ جو اس جہان میں اپنی جان سے عداوت رکھتا ہے اُسے ہمیشہ کی زندگی کے لئے محفوظ رکھے گا"۔

محمد صاحب کے صحابہ اور خداوند مسیح کے شاگرد

رسالہ انوار السلام جو ہر قمری مہینہ میں ایکدفعہ شایع ہوتا ہے بابت ماہ محرم مطابق جون ۱۸۹۹ء کمترین کی نظر سے گذرا اس میں خداوند مسیح کے شاگردوں اور محمد صاحب کے اصحابہ کا مقابلہ کرکے معترض صاحب اس طرح تحریر فرماتے ہیں آنحضرت کے کامل ایمان صحابہ اور وفادار خادموں کے مقابلہ میں حضرت مسیح کے شاگردوں کا نام لیتے ہوئے بھی شرم آتی کہ حواری تھوڑے سے ابتلا کے باعث اپنے راستباز مربی اور معجزہ نما اُستاد سے پھر گئے۔ معاذاللہ کسی لعنتی اور لالچی نے اُسے تیس روپیہ کے لالچ سے پکڑوا دیا سبحان اللہ کیا ایمان ہے اور کیا وفاداری۔ مگر آنحضرت کے صحابہ کا یہہ ایمان اور وفاداری ہے کہ وہ اپنے آقائے نامدار نبی امی کے لئے ان کے سخت ابتلا کے وقت اپنا وطن چھوڑ جائیں اور مال خرچ کے تنکے تنکے ہوگئے بھوکے مرے ننگے رہے مگر آنحضرت کا ساتھ نہیں چھوڑا۔

جواب (۱) معترض صاحب کی صحابہ کی اس قسم کی فضول تعریف کو سوا اس کے کہ پیراں نمے پرند۔ مریداں میپرانند نہ کہا جائے تو اور کیا کہا جاسکتا ہے بھلا ایسی فضول تعریف کرنے کا کیا فایدہ جبکہ تمہارے ہی بھائی شیعہ مذہب والے حضرت کے تین اصحابہ کو پرلے درجہ کا ظالم اور بے وفا سمجھتے اور اپنی دینی مجلسوں میں دو دو ہزار لعنتیں بھیجتے ہیں۔ میں نے ایک سید صاحب شیعہ مذہب کو خلیفہ عمر کی شان میں یہہ شعر پڑھتے سنا ؎

مار را گر گرہ دہد بہ کمر
این مُعما شود بہ اسم عمر

کیا وفاداروں اور جان نثاروں کو ایسا ہی صلہ ملا کرتا ہے۔ ہم افسوس کرتے ہیں کہ آپ تعصب کی پٹی آنکھوں پر باندھکر ایسے ظالموں اور جابروں کا جنہوں نے بزور شمشیر اسلام جیسے مذہب کو جس میں سوا جدال قتال حرمداری اور بردہ فروشی کے کوئی روحانی خوبی نہیں لوگوں سے جبراً قبول کرایا مسیح کے خداپرست شاگردوں سے جن کی یہہ تعلیم تھی کہ گالی کھاکر گالی نہ دو۔ ظلم اُٹھانا سیکھو بدی سے مغلوب نہ کئے جاؤ بلکہ بدی پر نیکی سے غالب آؤ۔ مقابلہ کرتے ہیں ؏

(۲) پھر محمد صاحب کے اصحابہ کا ان کے لئے تکلیف اُٹھانا کچھ بڑی بات نہ تھی۔ اوّل تو وہ اُن کے قریبی رشتہ دار تھے ان میں سے کوئی اُن کا خسر اور کوئی داماد تھا اور ایسے قریبی رشتہ دار اپنے رشتہ داروں کی مدد کیا ہی کرتے ہیں۔ دوم ان کو لوٹ اور غنیمت کا بھی لالچ تھا کیونکہ اس ملک میں کوئی باقاعدہ گورنمنٹ نہ تھی جس کی لاٹھی اس کی بھینس والا معاملہ ہو رہا تھا اور محمد صاحب نے ایسی پالیسی اختیار کی تھی جس سے ان کو امید تھی کہ وہ جلد اس ملک پر قبضہ کرلیگا اور پھر تو ہم ہی مالک ہونگے تو ایسی صورتوں میں کچھ دن کے لئے تکلیف گوارا کرنا کوئی تعجب کی بات نہیں ؏

(۳) معترض صاحب نے خداوند مسیح کے شاگردوں کی اس حالت کا مقابلہ کیا ہے جبکہ وہ ہنوز نامکمل تھے۔ کیونکہ جب تک ایک برتن کمہار کے چاک پر ہے تب تک اس میں ضرور نقص ہونگے۔ کہیں سے بنیگا اور کہیں ٹیڑھا ہوگا۔ جب چاک پر سے اُتارا جاوے اس وقت اس کی صورت کو دیکھنا چاہیے سو جب تک مسیح کے شاگردوں نے پنتی کوست کے دن روح کا اصطباغ نہ پایا تھا تب تک ان میں یہہ کمزوریاں موجود تھیں اس وقت کے بعد ان کا مقابلہ کرنا چاہیے۔ دیکھئے اُنہوں نے کیسی کیسی تکلیفات اُٹھائیں قیدوں میں پڑے قتل کئے گئے۔ بلکہ سوا ایک یا دو شاگردوں کے تمام سچائی کی خاطر ظالموں کے ہاتھوں سے قتل ہوکر شہیدی موت سے موئے ؏

(۴) یہہ نہایت ضرور تھا کہ مسیح کے شاگردوں کی ابتدائی حالت میں ایسی خرابیاں موجود ہوں ورنہ مسیح کی تاثیر کی خوبی کس طرح ثابت ہوتی کیونکہ خوبی اسیمیں ہے جب اس بات کو دیکھا جاوے کہ مسیح کے شاگرد کیسے نکمے بزدل تھے اور مسیح کی تاثیر نے ان کو کیا کچھ بنا دیا ؏

راقم

یکے از ناظرین

؏

زمانہ نو کے عجیب خیالات

اب ہندوستان کی سرزمین میں زمانہ عجیب و غریب صورت بدل رہا ہے۔ کہاں ہے اب اس کی وہ سیاہ فامی جس سے ہندوستان اور اس کے باشندوں کا روسیاہ تھا۔ کہاں ہے اس کی وہ تاریکی جو کہ ہندوستان اور اس کے لوگوں کے دلوں کے آسمان پر مانند غبار کی چھائی ہوئی تھی۔ کہاں ہے وہ جہالت جس نے ہندوستان اور اس کے رہنے والوں کو حیوانیت تحت الثرا میں پہنچا دیا تھا۔ اب تو اس کا حال بالکل ہی دگرگوں ہے۔ اب تو کچھ اور ہی اور ہے۔ کچھ اور ہی سما بندھ رہا ہے۔ اب تو زمانہ روز بروز کچھ اور ہی رنگ دکھا رہا ہے۔ تاریکی کی جگہہ روشنی نے لی ہے۔ جس نے کہ ہندوستان اور اس کے رہنے والوں کے دلوں کو سورج کی مانند روشن کر دیا ہے۔ سیاہ فامی کی جگہہ روحانیت کو ملی ہے۔ جس سے ہندوستان اور اس کے باشندوں کے چہروں پر خوبصورتی اور چمک دمک کے آثار نمایاں ہیں۔ اور جہالت کی جگہہ علم نے پائی ہے۔ جس نے کہ ہندوستان اور اس کے بسنے والوں کو انسانیت کی بلندی تک پہنچایا ہے۔ اور ان کی عقل فہم ادراک۔ خیالات اور تصورات کو اس قدر رواج بخشا ہے کہ جس کو دیکھ کر مشاہدہ کرنے والوں کی باریک بین عقل دنگ ہے اور دل کو اس قدر روشن کیا کہ دنیا بھی ایسے نظارہ سے حیران و پریشان ہے اور حیرت کے عالم میں ہے۔ قصہ کوتاہ عجیب و غریب معجزہ ظہور میں آیا ہے۔ یہہ زمانہ جلسوں کا زمانہ ہے age of Convention جدھر دیکھو مسیح کا مظفر و منصور علم معصومیت اور بہبودی کی ہوا میں پھر پھراتا نظر آ رہا ہے۔ مسیحی جلسے اور انجمنیں ہو رہی ہیں۔ مسیحی لوگ جگہ بجگہ فراہم ہوتے ہیں اور اپنے باپ کی جو آسمان پر ہے۔ اس بے بیان محبت کو جو کہ اس نے اپنے پیارے بیٹے ہمارے خداوند یسوع مسیح کے وسیلے سے ہم پر ظاہر کی۔ یاد کر کے اس کا ہزار ہا شکر اور سپاس کرتے ہیں۔ اور اس بات کی دل سے التجا کرتے ہیں کہ خدا انکو روح القدس بھرپوری کے ساتھ عنائت کرے تاکہ اگن بوٹ Steamer کی طرح اس دنیا کے سمندر کی سطح پر ہمیشہ کام کرتے رہیں مثلاً ابھی عرصہ قلیل ہوا کہ کانپور میں تمام ہندوستان کی ایپ ورتھ لیگ کنونشن All India Epworth League ہوئی convention جس میں ہندوستان عظیم کے دور و نزدیک کے حصوں سے مسیحی عالم و فاضل اور خدا کی روح کے جوش میں بھرے ہوئے صاحبوں نے تشریف لا کر جلسے کو اپنی نورانی اور روحانی چہروں کی تجلی سے کمال رونق اور روشنی بخشی۔ مثلاً ہر جز صاحب۔ وارنس صاحب۔ بک صاحب۔ راگی صاحب اور ڈاکٹر پارکر صاحب۔ اِن صاحبوں نے ایسے ایسے فائدہ مند پُر تاثیر عمدہ عمدہ اور نفیس نفیس لکچر دیئے جن سے مسیحیوں کو بہت روحانی فائدہ نصیب ہوا۔ وہ ہی صاحب اب خاص لکھنؤ میں تشریف لائے ہیں اور روحانی جلسے ہو رہے ہیں جس سے حاضرین کو فائدہ عظیم پہنچ رہا ہے۔ میں بھی ان جلسوں میں موجود ہوں۔ اور میں نے بہت اچھے اچھے لکچر سنے ہیں اور میں نے ان سب سے بہت فائدہ اُٹھایا ہے۔ اور بہت سبق سیکھے ہیں۔ لیکن اب میری دلی خواہش یہہ ہے کہ میں خود غرض نہ ہوں بلکہ میں اپنے پنجاب کے مسیحی بھائیوں کو بھی وہ باتیں اور سبق تحریر کر کے بھیجوں جن سے مجھ کو فائدہ ملا ہے اور ان کو بھی فائدہ ملے۔ وہ حسب ذیل ہیں ؛

مسیح ہماری روشنی ہماری تسلی ہمارا رہنما اور ہمارا بادشاہ ؛

یہہ مضمون مسٹر ہر جز کا تھا۔ اس سے پیشتر کہ میں مضمون کو شروع کروں میں چاہتا ہوں کہ میں آپ کو قدرے حال ان مشہور و معروف صاحب کا سُناؤں۔ یہہ صاحب انڈیا سنڈے سکول یونین India Sunday School Union کے سکرٹیری ہیں اور مجھکو یاد ہے کہ صاحب موصوف پنجاب میں بھی ایک دو دفعہ ہو آئے ہیں۔ یہہ صاحب بڑے روحانی شخص ہیں اور ان کی باتیں روحانیت اور تاثیر سے پُر ہیں جس کسی نے ان کی باتوں کو سُنا ہے ضرور متاثر ہو کر گھر واپس گیا ہے۔ وہ بڑے صاف گو ہیں۔ نہایت ہی سادہ اور برجستہ الفاظ استعمال کرتے ہیں کہ بچّہ سے بچّہ اور بے وقوف سے بے وقوف بھی ان کی سادہ اور عمیق باتوں کو سمجھ جاتا ہے۔ صاحب موصوف کا اپنے مضمون کو بیان کرنے کا طریقہ نرالا اور عجیب طرح کا ہے۔ اگر آپ مجھ سے حقیقت پوچھیں تو میں یہہ کہہ سکتا ہوں کہ مجھ کو ان کے سکھانے اور مضمون کے بیان کرنے کا طریقہ سب سے افضل اور پُر تاثیر معلوم ہوا۔ صاحب موصوف بورڈ پر شکلیں کھینچ کر ان کی مدد و ذریعہ سے اپنے عمیق اور پُر تاثیر مضمون کو بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے اپنے اس مضمون کو بیان کرنیکے لئے ذیل کی شکل بورڈ پر کھینچی ؛

1. LUX	2. PAX
3. DUX	4. REX

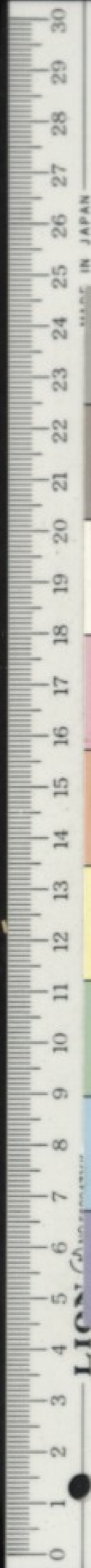
اب میں آپ کو اس شکل کی اصلیت اور وجہ تسمیہ

بیان کرنا چاہتا ہوں۔ مسٹر رجز نے بیان کیا کہ ایکدفعہ جب وہ باسٹن شہر میں تھے تو وہ لانگ فیلو Longfellow کے مقبرے کو دیکھنے گئے اور جب اسکو دیکھ رہے تھے تو اچانک ان کی نظر اس قبر کے کتبہ پر پڑی جس میں بہت کچھ لکھا ہوا تھا اور اس کی ایک طرف چند ایسے الفاظ لانگ فیلو کی ذات و صفات میں تھے جو کہ ایکس (X) سے ختم ہوتے تھے۔ اُن کے دیکھتے ہی ان کے دل میں یہہ خیال پیدا ہوا کہ وہ بھی ایک ایسی شکل بناویں اور ایسے الفاظ ڈھونڈ کر لکھیں جن سب کے اخیر میں (X) ایکس ہو اور جو سب کے سب مسیح سے نسبت رکھتے ہوں۔ سو انہوں نے بعد غور و فکر اور سوچ بچار کے یہہ مذکورہ بالا شکل بنائی اور جسکو کہ انہوں نے بڑی صفائی اور آسانی سے بروز بدھ مورخہ ۱۱ صبح کی میٹنگ میں سمجھایا۔ اے ناظرین آپ سب کے سب نے مذکورہ بالا شکل کو دیکھا ہے۔ اب میں یہہ چاہتا ہوں کہ اس کے بھید کو جسطرح سے کہ مجھ پر کھولا گیا آپ پر بھی افشا کروں؟

پہلے نمبر کا لفظ لکس Lux ایکس (X) سے پہلے ایل۔ یو۔ Lu لگانے سے بنا ہے۔ یہہ ایک لاتنی Latin لفظ ہے جس کے معنے روشنی Light کے ہیں۔ کیا آپ کو یاد نہیں کہ مسیح ہماری روشنی ہے۔ مجھکو یقین ہے کہ آپ سب جانتے اور ایمان رکھتے ہیں کہ مسیح ہماری روشنی ہے۔ صاف لکھا ہے کہ مسیح جہان کا نور ہے۔ حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔ یوحنا ۱: ۹۔ روشنی کا چشمہ صرف وہ ہی ہے۔ اس کے سوا ہم کسی سے روشنی نہیں پا سکتے۔ چاند سورج سے روشنی پاتا ہے۔ ستارے اور سیارے بھی خورشید سے روشنی پاتے ہیں۔ لیکن ہم روحانی روشنی کہاں سے پاتے ہیں؟ کیا دنیا سے۔ نہیں وہ تو تاریک ہے کیا اس ظاہری سورج سے نہیں وہ روحانی روشنی نہیں دے سکتا۔ لیکن سن Son سے جو کہ حقیقی سن Son ہی۔ بیٹے سے جو کہ حقیقی آفتاب صداقت ہے۔ اے شخص جو تو اپنے کو عیسائی کہتا ہے کیا تجھ میں سچ مچ روشنی ہے۔ اے لوگو تم جو مسیحی کہلاتے ہو کیا تمہارے دلوں میں سچ مچ حقیقی نور ہے۔ اے ہندوستان کے مسیحی نوجوان لڑکو اور لڑکیو کیا تمہاری جوانی سچ مچ آفتاب صداقت سے روشن کی گئی ہے۔ اے ہندوستان کے کلیسیاؤ کیا تم حقیقت میں روشن کی گئی ہو۔ اگر جواب نفی میں ہے تو نتیجہ تاریکی ہے۔ کیونکہ روشنی کا نہ ہونا تاریکی ہے۔ اور اگر اثبات میں۔ تو یہہ سوال ہے کہ کس سے؟ مسیح سے اگر مسیح سے تو خوش ہو اور خوشی کرو۔ کیونکہ حیات ابدی ہماری ہے وہ جو بیٹے کو رکھتا ہے۔ حیات ابدی کو رکھتا ہے؟

دوسرے نمبر کا لفظ پکس Pax ایکس (X) سے پہلے Pa پی۔ اے۔ لگانے سے بنا ہے۔ یہہ بھی ایک لاتینی لفظ ہے جس کے معنے سلامتی Peace کے ہیں۔ اور آپ سب جانتے ہیں کہ مسیح ہماری سلامتی ہے۔ اس سے صرف ہم کو سلامتی ملتی ہے۔ کیونکہ وہ سلامتی کا شہزادہ ہے۔ ہمارے لئے ایک لڑکا تولد ہوتا اور ہم کو ایک بیٹا بخشا جاتا ہے۔ اور سلطنت اس کے کاندھے پر ہوگی۔ اور وہ اس نام سے کہلاتا ہے۔ عجیب۔ مشیر خدائے قادر ابدیت کا باپ۔ سلامتی کا شہزادہ۔ اس نے اس سلامتی کو دنیا میں لانے اور قائم کرنے کے لئے اپنی جان تک کو صلیب پر قربان کر دیا۔ مسیح کیوں مصلوب ہوا؟ کیا کوئی قصور کیا تھا؟ نہیں۔ تو پھر کیوں مصلوب ہوا۔ اس لئے کہ گنہگاروں کے لئے نجات کا راستہ کھل جاوے۔ اور وہ اپنے گناہوں اور خطاؤں سے نجات حاصل کریں۔ اے تم جو تھکے اور بڑے بوجھ کے نیچے دبے ہو میرے پاس آؤ میں تم کو آرام دونگا۔ واقعی گنہگاروں کے لئے مسیح حقیقی تسلی ہے اور جب ہمارے دلوں میں تسلی آتی ہے تو ہم اپنے ایمان کو روز بروز استعمال میں لاتے ہیں۔ لیکن ایمان کو عمل میں لانے سے بیشتر ہم کو مسیح میں سچا بھروسہ رکھنا ہے۔ تب ہمارے دل میں تسلی آویگی۔ اے عیسائی کیا تیرے دل میں حقیقی تسلی آگئی ہے؟ اے مسیحیو کیا تمہارے دلوں میں سچی تسلی آئی ہے؟ اے ہندوستان کے مسیحی نوجوان لڑکو اور لڑکیو کیا تمہارے دل سچ مچ آسمانی تسلی سے بھر گئے ہیں؟ اے ہندوستان کی کلیسیاؤ کیا تم میں مسیحی تسلی ہے؟ اگر ہے تو خدا کا ہزار ہزار شکر ہے۔ اور میں بھی دعا کرتا ہوں کہ یہہ تسلی آپ میں روز بروز بڑھتی جاوے۔ لیکن اگر نہیں تو ہمارا مسیحی ہونا بیفایدہ ہے۔ ہمارا کام کرنا بے سود ہے۔ سرگرمی اور جوش دکھانا لاحاصل ہے۔ بلکہ ہم خدا کے غضب کے انگارے بٹور رہے ہیں۔ یہہ قصور کس کا ہے۔ کیا خدا کا۔ کیا مسیح کا۔ نہیں ہرگز نہیں۔ یہہ قصور صرف ہم میں ہے۔ نہ کہ ہم پر۔ کیونکہ ہم پورے طور سے مسیح کے قدموں کے پاس نہیں جاتے اور تسلی بھرپوری کے ساتھ حاصل نہیں کرتے۔ جاؤ اے میرے پیارے بھائیو اور بہنو جاؤ۔ مسیح کے قدموں کے پاس مریم بن کر بیٹھو اور اس سے تسلی مانگو وہ دینے کو تیار ہے "مانگو کہ تمہیں ملیگا"؟

تیسرے نمبر کا لفظ ڈکس Dux ایکس (X) کے پہلے۔ ڈی۔ یو۔ Du لگانے سے بنا ہے۔ یہہ بھی ایک لاتینی لفظ ہے۔ اس کے معنے رہنما کے ہیں اور آپ سب جانتے ہیں کہ مسیح ہمارا رہنما ہے۔ اگر میں کسی بڑے پہاڑ کی چوٹی پر جانا چاہوں تو مجھ کو ایک شخص کی



ضرورت پڑیگی Leader جو کہ ان پہاڑوں کا رہنے والا ہو اور وہاں کے کل حالات سے واقف ہو۔ اور مضبوط۔ چالاک ہمدرد اور قابل اعتبار ہو تو میں یقیناً پہاڑ کی چوٹی پر پہنچ جاؤنگا۔ اور آپ سب کو آسمانی بھیجوں پر چڑھنا ہی۔ آپ کس کو ساتھ لے جاوینگے کیا دنیا میں کوئی مذکورہ بالا صفات کا شخص ہی جو آپ کا رہنما ہو۔ کیا کوئی ایسا شخص ہی جو آپ کی مراد کو پورا کریگا۔ یاد رکھو آسمان کے نیچے یا زمین کے اوپر کوئی ایسا نام نہیں دیا گیا جو آپ کا رہنما ہو۔ سوا مسیح کے۔ صرف مسیح ہی ہی جو ہم سب کو اور ہم میں سے ہر ایک کو زندگی سے موت تک لے جاتا ہی۔ اور کیا موت کے بعد چھوڑ دیتا ہی۔ نہیں ہرگز نہیں۔ وہ آگے بھی ہمارا رہنما ہی۔ وہ اس زندگی میں بھی جو کہ قبر کے پار ہی ہمارا رہنما ہی۔ لیکن ایک شرط پر۔ وہ شرط کیا ہی۔ وہ شرط یہہ ہی کہ ہم مسیح کی کامل تابعداری کریں۔ ہم اس کے پیچھے پیچھے چلیں۔ ای عیسائی تیرا رہنما کون ہی۔ ای عیسائیو تمہارا رہنما کون ہی۔ ای ہندوستان کے مسیحی نوجوان لڑکو اور لڑکیو تمہارا رہنما کون ہی۔ ای کلیسیائیو تمہارا رہنما کون ہی۔ اگر مسیح ہی تو تمہاری سب کی زندگی سلامتی اور روشنی کی زندگی ہی۔ تم کو کسی کا خوف نہ ہوگا۔ تمہارے لیے شیطان مرجائیگا۔ موت کا ڈنک ٹوٹ جائے گا۔ اور تم بآسانی اپنے آسمانی یروشلم میں پہنچ جاؤگے لیکن اگر نہیں تو تم ضرور بالضرور ناامیدی کی دلدل میں جا پھنسوگے اور تمہارے نکالنے والا کوئی نہ ہوگا۔ پھر رونا اور دانت پیسنا ہوگا۔ لہذا مسیح کے پاس آؤ آؤ ای بھائیو آؤ اور اس کو اپنا رہنما بناؤ و چوتھے نمبر کا لفظ (Rex) ریکس۔ ایکس (X) سے پہلے۔ آر۔ ای (Re) لگانے سے بنا ہی۔ یہہ بھی ایک لاطینی لفظ ہی جس کے معنے بادشاہ King

کے ہیں۔ او بھائیو مسیح ہمارا بادشاہ ہی۔ ہم کو اپنے جسم کا تمام اختیار اس کو دینا ہی۔ اپنے دل کے تخت کا۔ تاکہ وہ تخت نشین ہو کر امن کی حکومت کرے۔ اپنے مال و اسباب کا تاکہ وہ ہماری ترقی اور بہبودی کے لیے صرف کرے۔ اپنے مغز و دماغ کا تاکہ یہہ معرفت اور عرفان کے اسرار کو سمجھیں۔ اپنے خیالات اور تصورات کا تاکہ یہہ اپنے بادشاہ کی مرضی کے تابع ہوں اور ان ان بلندیوں پر پرواز کریں۔ جہاں جہاں کہ ان کا بادشاہ ان کو پرواز کرنے کا حکم دیتا ہی۔ اور اپنے چال و چلن کا تاکہ ہماری چال و چلن ہمارے بادشاہ کی چال و چلن کی مانند ہو۔ اور لوگ دیکھکر ہمارے بادشاہ کی تعریف کریں۔ ای عیسائی تو نے کس کو بادشاہ بنایا ہی؟ ای عیسائیو تم نے کس کو بادشاہ بنایا ہی؟ ای ہندوستان کے مسیحی نوجوان لڑکو اور لڑکیو تم نے کس کو بادشاہ بنایا ہی؟ ای ہندوستان کی کلیسیاؤ تم نے کس کو بادشاہ بنایا ہی؟ کیا مسیح کو۔ اگر مسیح کو تو یقین جانو تمہاری زندگی کامیابی کی زندگی ہی۔ تمہارے نقصان اور زیان حقیقی فائدے ہو گئے ہیں۔ تم کو نہ دشمن کا خوف ہی اور نہ تنگی کا ڈر ہی۔ پھر تو ہر روز عید اور ہر رات شب برات ہی۔ لیکن اگر نہیں تو تم چاہے بناؤ یا نہ بناؤ شیطان تمہارا بادشاہ ہی۔ روشنی کا نہ ہونا تاریکی ہی سلامتی کا نہ ہونا بے چینی ہی۔ بعینہ مسیح کا نہ ہونا شیطان کا ہونا ہی۔ اور نتیجہ سراسر ہلاکت ہی کیونکہ شیطان تمہارا جانی دشمن ہی۔ لہذا ای عیسائی تو مسیح کو اپنا بادشاہ بنا اور اس کو اپنے دل کے تخت پر بٹھنے دے۔ اور اس کو کل اختیار یعنے اپنی جان و مال کا اختیار۔ اپنے دماغ کا اختیار۔ اپنے خیالات اور تصورات کا اختیار۔ اپنے چال و چلن کا اختیار دے۔ اور تو کل اختیار اس کو دے دے۔ ای عیسائیو تم بھی ایسا ہی کرو ای مسیحی نوجوان لڑکو اور لڑکیو تم بھی ایسا ہی کرو ای کلیسیاؤ تم بھی ایسا ہی کرو اس میں تمہاری بہتری ہی۔

عموماً میں دیکھتا ہوں کہ خاص ہندوستانی مسیحیوں میں ترقی نہیں ہوتی۔ مسیحیت جڑ نہیں پکڑتی۔ ان کی زندگیاں پھلدار نہیں ہوتیں۔ امریکہ تھوڑی سی مدت میں تمام عیسائی ہو گیا ہی۔ اور پھر پکا عیسائی تمام یورپ کا بھی یہہ ہی حال ہی۔ پر ہندوستان پکا ہونے میں نہیں آتا۔ کیا خدا صرف امریکہ اور یورپ میں ہی اپنی حضوری بخشتا ہی۔ کیا ہندوستان میں نہیں۔ ہاں کیوں نہیں ہی خدا منصف ہی پھر کیوں ہندوستان ترقی نہیں کرتا۔ اور ہندوستان کے مسیحی نوجوانوں کی زندگی کیوں پھلدار اور فائدہ مند نہیں ہوتی۔ اس کا ضرور کوئی بھید ہی۔ سُنئے میں آپ کو بتاتا ہوں۔ ایک دفعہ کا ذکر ہی کہ میں نے ایک انگریز "صاحب" سے پوچھا کہ یورپ کے لوگ کیوں اس قدر مسیحیت میں ترقی کر رہے ہیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ جو خدا کے برخلاف ہیں وہ پورے طور پر ہیں اور جو مسیح پر ایمان رکھتے ہیں تو کامل طور سے رکھتے ہیں۔ صاحب نے جواب دیا کہ اس کا سبب یہہ ہی کہ اہل یورپ جب مسیح کو پکڑتے ہیں تو پورے طور سے پکڑتے ہیں۔ جب اس کے پاس جاتے ہیں تو اُسی کے ہو رہتے۔ لیکن جب شیطان بنتے ہیں تو اسقدر بڑھ جاتے ہیں کہ شیطان بھی خود ان کو اُستاد مانتا ہی۔ وہ درمیان (Middle) میں کھڑے نہیں رہتے اور یہہ ہی سبب ہی کہ اہل یورپ میں جتنی ترقیاں ہو رہی ہیں کمال درجے کی ہو رہی ہیں۔ آپ عیسائی کو دیکھتے ہو تو سچا عیسائی دیکھتے۔ لیکن جب

دہریئے کو دیکھتے ہو تو خدا کا پکا دشمن دیکھتے ہو۔ اوبچا ؟ اب آپ کو سب معلوم ہو گیا۔ آپ پر بھید فاسق ہو گیا۔ ہندوستان کے لوگ پہلے تو مسیح پاس جانا پسند ہی نہیں کرتے۔ لیکن اگر جاتے ہیں تو دور کھڑے رہتے ہیں اور وہیں سے کہتے ہیں کہ اے مسیح تو میرا ہے۔ درمیانی حالت پسند کرتے ہیں آگے بڑھنا نہیں مانگتے ہیں۔ اور جب آگے بڑھتے تو ضرور گرتے جاتے ہیں اور یہہ بھی سبب ہے کہ ہندوستان میں مسیحیت کی ترقی بند ہے۔ نامی مسیحیت پھیلی ہوئی ہے۔

لہذا سب کے لئے یہہ ضرور اور لازمی ہے کہ ہم سب کے سب اپنے تئیں مسیح کے ہاتھوں میں دیدیں۔ کچھ بھی اپنے پاس نہ رکھیں۔ اور پیچھے نہ دیکھیں۔ مبادا ہم نمک کا کھمبا بن جاویں اور پھر سب کچھ اچھا ہو گا۔ کاش کہ ہم سب کے سب ایسا ہی کریں اور شیر گری کو دور کریں تاکہ ہم میں زندگی animation آوے۔ آمین ؛

اِشتہارْ

اتوار کے دن دسمبر کی تیسری تاریخ ہندوستان کی بیداری کی خاطر خاص دعا کی جاوے ۱۸۹۶ء میں بھی دعا کے دن مقرر ہوئے تھے کہ ہندوستان کی بیداری کے لئے التماس کی جاوے۔ نتیجہ یہہ ہوا کہ جابجا دعاؤں کے جواب حاصل ہوئے اور برکت نازل ہوئی۔ مگر عام طور سے ہنوز بیداری کے آثار نہیں پائے گئے ہیں بلکہ ابھی تک ملک پر روحانی موت چھائی ہوئی ہے لازم ہے کہ ہم پھر عاجزی کے ساتھ التماس کریں کہ اس ملک کے لوگ جگائے جائیں اور مُردوں سے جلائے جائیں تاکہ مسیح ان کو روشن کرے۔ اس لحاظ سے مناسب معلوم ہوا ہے کہ اتوار کا دن تیسری تاریخ ماہ دسمبر کی مخصوص کیا جاوے تاکہ سب ملکر دعا مانگیں کہ مسیح کی کلیسیا بہتات سے روح پاک کو پائے اور یگانگت پاکیزگی اور قوت کے ساتھ مسیح کی شہادت دیویں۔ یہاں تک کہ گناہ گار گناہ اور راستی اور عدالت کے حق میں تقصیروار ٹھہریں اور دنیا کے نجات دہندہ کو پہچان لیویں۔ عرض کی جاتی ہے کہ بہتر ہو گا ؛

(۱) اتوار کی معمولی عبادت میں اس مضمون کا بیان ہووے اور خاص دعا کی جاوے ؛

(۲) جہاں کہیں ہو سکے دعا کے جلسے مقرر کئے جاویں ؛

(۳) کہ سب مسیحی اس دن کا کوئی دن مخصوص کریں کہ خلوت میں دعا کریں۔ مناسب ہے کہ خدا کے حضور ہم اپنی روحانی زندگی و مسیحانہ خدمت کو دریافت کریں اور معلوم کریں کہ آیا ہم میں کوئی بات ہے کہ جس کے سبب سے خدا کے کام میں رکاوٹ ہے ؛

دستخط

جے۔ ای۔ سی۔ کلکتہ۔	آر۔ اے۔ ہیوم۔ احمدنگر۔
کے۔ سی۔ بنیرجی۔ ″	جے۔ ای۔ روبنسن۔ کلکتہ
ڈی۔ ایل۔ بریٹن۔ رنگون	اے بستیا ندھان۔ مدراس
جے۔ سی۔ آر۔ یوئنگ۔ لاہور	ٹی۔ واکر۔ تناولی۔
جے۔ فرگوسن۔ کلمبو	جے کیمبل وائٹ۔ کلکتہ۔

امید ہے کہ ذیل کی باتوں کے لئے دعا کی جاویگی

اوّل۔ کارگذاروں کا شمار بہت ہی بڑھایا جاوے۔ پکے کھیت تو بہت ہیں پر مزدور تھوڑے۔ اس لئے تم کھیت کے مالک کی منت کرو کہ وہ اپنا کھیت کاٹنے کے لئے مزدوروں کو بھیجے ؛

(۲) سب قوموں کے درمیان کام کی ترقی ہووے ؛

(۳) مسیحیوں۔ ہندوؤں۔ محمدیوں۔ بدھوالوں سکھوں۔ جینیوں۔ پارسیوں۔ رذیل قوموں۔ کوڑھیوں اندھوں۔ سپاہیوں۔ ریلوے اور ڈاکخانہ کے ملازموں۔ جوان مردوں اور عورتوں۔ طالب علموں۔ لڑکوں۔ لڑکیوں وغیرہ ؛

(۴) طور و طریقۂ کام پر برکت ہووے مثلاً بشارت کا کام۔ مدرسہ کا کام۔ کتابیں بنانے کا کام ہنر سکھانے کا کام وغیرہ ؛

(۵) ہند کی کلیسیا کے انتظام ترقی میں خدا کی طرف سے دانائی و رہنمائی حاصل ہووے ؛

(۶) سب مسیحیوں میں زیادہ ایمان اور فرمانبرداری پائی جاوے ؛

(۷) خدا اپنی روح سب آدمیوں پر ڈال دیوے۔ یسوع نے فرمایا ہے کہ اگر تم میرے نام سے کچھ مانگوگے تو میں وہی کرونگا۔ یوحنا ۱۴: ۱۴۔ تم نے مجھے نہیں چنا ہے بلکہ میں نے تمہیں چنا ہے اور مقرر کیا ہے کہ تم جاؤ اور میوہ لاؤ اور تمہارا میوہ باقی رہے تاکہ تم میرا نام لیکر جو کچھ باپ سے مانگو وہ تمہیں دیوے۔ یوحنا ۱۵: ۱۶۔ اب تک تم نے میرے نام سے کچھ نہیں مانگا۔ مانگو کہ تم پاؤگے کہ تمہاری خوشی حاصل ہو۔ یوحنا ۱۶: ۲۴ ؛

مناجات شاد

اے شفیع عاصیاں امداد کن۔ دور از دنیا ہمہ بیداد کن
مجرمانِ پُر خطا ام چو من کہ۔ از معاصی اے خدا آزاد کن
نالۂ عاصی بخوفِ جانِ خود۔ گوش کردہ اے مسیحا داد کن
آمدہ ام بر درت من پُر خطا۔ اے مسیحا رحمتِ خود یاد کن
از درت خالی نہ رفتہ ہیچکس۔ چشمۂ بخشش امراہم شاد کن

بقیہ

کرم مارگ

موجودہ ہندو مذہب

اور مادہ والا ہر ایک چیز کو مادی بنا لیتا ہے Materialises everything مثلاً روح بھی مادی ہے۔ ان دونوں فیلسوفیوں سے بت پرستی نکلتی ہے۔ مایہ مارگی نے مردہ بت کو برہم بنایا۔ اور مادہ والے نے زندہ خدا کو مادہ یعنے مردہ بت بنایا۔ بت پوجنے والے کے سامنے مٹی پتھر دھات۔ لکڑی جو کچھ ہے مایہ مارگی کے خیال کے مطابق سب کچھ برہم ہے۔ پس اس کی پوجا کرنے میں کچھ عیب نہیں +

مادی والے کے خیال کے مطابق کوئی روحانی عالم نہیں ہے۔ تمہاری روح بھی مادی ہے۔ تم اپنے سامنے جس بت کو دیکھتے ہو وہی ازلی اور ابدی شے ہے۔ کوئی روحانی برہم نہیں ہے اگر کوئی برہم ہے تو وہ بھی مادی بت ہے۔ سو اس بت کی پرستش میں کیا عیب ہے۔ اسی طرح عقلمند ہندو پنڈتوں نے بت پرستی کو ایجاد کر کے رواج دیا۔ بت پرستی کی دو اولاد ہیں۔ ایک کا نام روحانی غلامی۔ دوسری کا نام دینی شہوت پرستی ہے؂

لامحدود خدا کی طرف انسان کی جو عبادت ہونی چاہئے تھی وہ محدود چھوٹے چھوٹے بتوں میں جا کر بہت ہی کوتاہ اور تنگ ہو گئی۔ بتوں کی پرستش کرتے کرتے انسان کے دلوں نے بتوں کی خاصیت کو حاصل کیا۔ آسمان کی طرح فراخ اور کشادہ دل کو ایک چھوٹی ڈبیا میں بند کیا۔ مٹی اور پتھر میں انسان نے اپنے تئیں باندھ لیا۔ اسی کا نام روحانی غلامی ہے۔ لامحدودیت اور ابدیت کا فرزند ایک چھوٹے سے سالگ رام کا غلام۔ سالگ رام سے بہتر ہونے کی طاقت اس میں نہیں ہے۔ اس کو روحانی زناکاری بھی کہا گیا ہے یعنے جو حقیقی معبود ہے اس کو بھول کر کسی اور شے کی پرستش کرنا جیسا معبود ہوتا ہے عابد کے دل کے پھیلاؤ اور چال چلن کی ترقی بھی ویسی ہوتی ہے۔ چھوٹی چیزوں کی پرستش سے دل چھوٹا ہوتا مردہ چیز کی پرستش سے دل مردہ ہو جاتا ہے۔ اسلئے اس ملک میں نیز دیگر ممالک میں دینی شہوت پرستی ہوئی۔ مذہب کے نام سے انسان گھنونے گناہوں میں ڈوبتا ہے۔ اس ملک کے تانترک لوگ اس کی ایک زندہ دلیل ہیں۔ قدیم یونانی اور رومی قومیں ظاہری شائستگی میں اس زمانہ میں سب سے اعلیٰ تھیں۔ لیکن بت پرستی کرتے کرتے انکی اخلاقی حالت ایسی خراب ہو گئی تھی کہ اس کا بیان کرنا بھی شرمناک ہے۔ ہمارے تانترک لوگ بھی شاید یونانیوں اور رومیوں سے ایک درجہ زیادہ بربادی کو پہنچ گئے۔ یہہ دھرم کے نام سے ایسے گھنونے اور نفرت انگیز کام کرتے ہیں جو بے تمیز حیوانوں کے واسطے بھی ناممکن ہیں۔ ولسن صاحب نے اپنی ریلیجس سیکٹس اوف دی ہندوز نام انگریزی کتاب میں اور بابو اخے کمار دت نے اپنے بھارت ورشن اُپاسک ہمپروائے نامے بنگالی کتاب میں ان کی حیوانیت کا بہت کچھ بیان کیا۔ ہم اس جگہہ پر ان باتوں کو اقتباس کر کے اپنے مضمون کو گندہ کرنا نہیں چاہتے ہیں۔ دنیا میں وہ جو برائی کرتے ہیں اپنی برائی کی تائید میں بھی ضرور کوئی نہ کوئی دلیل رکھتے ہیں۔ سو اس ملک کے پرورتی مارگی یعنے تانترکوں کے پاس بھی ضرور کوئی نہ کوئی دلیل ہے۔ قدیم اپنیشد میں اپنے پرورتی حواسوں کو روکنے کی تعلیم تھی۔ اس لئے ان کے طریقے کو ازلی مارگ موورتی nibritti marg کہا جاتا تھا۔ لیکن اس زمانہ کے پرستاروں نے بالکل اس کے برعکس طریق کو ایجاد کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ پرورتی یعنے حواسوں کو بھوگ دیتے دیتے یعنے جسمانی خواہشوں کو پوری کرتے کرتے خواہش میں ایک طرح کی بدمزگی پیدا ہوگی۔ خواہش خود ہی جاتی رہیگی۔ اس لئے اپنے مذہب میں پنچ مکار کو یعنے جن پانچ اشیا کے شروع میں حرف م آتا ہے رواج دیا ہے مثلاً

मद्यं मांसंच मत्स्यंच मुद्रामै
थुनमेवच।
मकार पंचकंचैव महापात
क नाशनम्॥

مدیہ یعنے شراب۔ مانس یعنے گوشت۔ متسیہ یعنے مچھلی۔ مدرا یعنے شراب کی چاٹ۔ میتھن یعنے جماع۔ ان پنچ مکار سے مہا پاپ جاتے رہتے ہیں۔ تانترک لوگ شیو اور شکتی کی پوجا کرتے ہیں۔ وہ جس علامت کو سامنے رکھکر پرستش کرتے ہیں اس سے نیک اخلاق کہاں سے پیدا ہو سکتی ہے۔ سو وہ مذہب کے نام سے حیوانیت کرتے ہیں۔ ویشنو لوگ شیو اور شکتی کی پوجا کے عوض کرشن اور رادھا کی اکٹھی پرستش کرتے۔ اگرچہ ان کے سامنے کوئی علامت بد نہیں ہوتی لیکن تو بھی رادھا اور کرشن کی لیلا کو اپنے اخلاق کا نمونہ بنانے سے وہ بھی بد اخلاق ہو جاتے ہیں۔ تانترکوں کے بھیروی چکر۔ ویشنوؤں کا ویشنوی چکر۔ لفظ چکر کے معنے دائرہ۔ رات کے وقت عورتیں مرد ملکر رسمی عمل کرتے ہیں۔ اس جماعت کا

نام چکر ہو ان چکروں کا مفصل بیان کرنا مناسب نہیں جانتے ۔

حاصل کلام ۔

اس ہی کا نام اہل ہنود کا کرم مارگ ہے۔ ویدک کرم مارگ میں قربانی وغیرہ رسموں کی دھوم دھام درشنی کرم مارگ میں دہریہ پن اور جیو اور برہم میں تمیز نہ کرنا بلکہ ایک۔ مانا زمانہ حال کے کرم مارگ میں بت پرستی اور تانترکوں کی حیوانیت اور ویشنویوں کی بندرابن کی لیلا اسے اگر دھرم کہنا چاہو تو کہو۔ لیکن اس سے نہ عاقبت کی بھلائی نہ اس زندگی کی نیک اخلاقی ممکن ہے۔ ہم نے پہلے اس بات کا کافی بیان کیا۔ اور آخر میں نتیجتاً اور تھوڑا بیان کرتے ہیں۔ ہمارا یقین یہہ ہے کہ جیو اور برہم ایک نہیں ہے۔ نہ صرف ہمارا یہہ یقین ہے بلکہ ہمارا یہہ تجربہ بھی ہے۔ ہم محدود ہیں برہم لامحدود ہے۔ ہم چھوٹے برہم بڑا۔ ہم ہیچدان برہم ہمہ دان۔ ہماری طاقت تھوڑی لیکن برہم قادر مطلق۔ ہم ناکامل برہم کامل مطلق۔ ہم مکان اور زمان میں محدود لیکن برہم زمانہ اور مکان کی قید سے آزاد۔ مذکورہ بالا اختلافات جو برہم میں اور ہم میں ہیں ہمارا تجربہ ہے یہہ واقفیت ہماری۔ واقفیت ہماری بالذات (Immed) ویدانتی یا مایہ مارگی نے اس واقفیت بالذات کو بھرم یا مایہ نام سے جیو اور برہم کو ایک ثابت کرنیکی بہتیری کوشش کی لیکن اس امر میں انہوں نے بڑا دھوکا کھایا۔ اگر جیو اور برہم میں فرق نہیں تو علم میں فرق کیوں ہے۔ اگر جیو اور برہم ایک ہیں تو دو کا بھرم کیوں ہوتا ہے۔ برہم واجب الوجود۔ آزاد۔ بھرم سے آزاد۔ تم اس کے ساتھ لامحدود ازلی اور ابدی۔ بھرم یا مایہ کو کیوں لپیٹے ہو۔ تم جسے بھرم کہہ رہے ہو درحقیقت وہ بھرم نہیں ہے بلکہ اس دوئت گیان کا تجربہ ہے۔ تم اور برہم علیحدہ ہو۔ یہہ علم تمہارے دل میں گٹھا ہوا ہے اس علم کو تم کسی طرح اپنے دل سے نکال نہیں سکتے ہو۔ تم جیسے بسبب خود آگاہی Self Consciousness کے یقین کرتے ہو کہ تم ہست ہو اسی طرح اس خود آگاہی کے ساتھ ہی ساتھ اپنی اس ہستی کو علیحدہ محسوس اور تجربہ کرتے ہو۔ پس اس واقفیت بالذات یعنے دوئت گیان dualism کو ایک بھرم یا غلطی تصور کرنے کا اختیار تم کو نہیں ہے۔ تم اور برہم علیحدہ ہو۔ اس بات کو تمہیں ضرور بالضرور یقین کرنا پڑیگا ۔

سو جیو اور برہم ایک نہیں ہیں بلکہ دو ہیں۔

اب سوال یہہ ہے کہ جیو ازلی ہے یا نہیں۔ ہم نے اس بات کا جواب پیشتر دیدیا ہے کہ جیو واجب الوجود اور قایم بالذات ہستی نہیں ہے۔ جیو اپنی ہستی کا انحصار برہم پر رکھتا ہے۔ اگر برہم جیو کی ہستی کا سبب ہے تو جیو محض ایک نتیجہ effect ہوا۔ جب نتیجہ ہوا تو ازلی نہیں ہو سکتا یعنے جیو مخلوق ہے۔ جیو کا نمت کارن یعنے علتِ فاعلی برہم ہے۔ اس کا اپادان کارن یعنے علت مادی کوئی بھی نہیں ہے۔ محدود فاعل کے لئے علت مادی کی ضرورت ہوتی ہے۔ مثلاً کمہار ایک محدود فاعل ہے وہ بغیر مٹی کے برتن نہیں بنا سکتا ہے۔ لیکن ایشور محدود نہیں بلکہ لامحدود ہے اس لئے وہ خلق کر سکتا ہے۔ یعنے اس کو علتِ مادی کی ضرورت نہیں۔ پس جیو مخلوق ہے لہذا ازلی نہیں ہے ۔

پس ثابت ہوا کہ ۱ جیو برہم سے علیحدہ ہے ۲ جیو مخلوق ہے۔ ۳ سوال یہہ ہے کہ جیو فانی ہے یا غیر فانی ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ جیو غیر فانی ہے۔ اس کا ثبوت اول ہم اپنی اندرونی گواہی (Intuition) سے دیتے ہیں یعنے زندہ رہنے کی تمنا جیسی انسان کے دل میں غالب ہے اتنی اور کوئی تمنا غالب نہیں ہے سکھ میں رہے یا دکھ میں رہے۔ ہم میں سے ہر ایک زندہ رہنا چاہتا ہے۔ ہر ایک تمنا کی حد ہے ہر ایک خواہش کی آسودگی ہے۔ لیکن اس تمنا کی حد نہیں۔ آسودگی نہیں۔ اگر موت نامی حالت ہماری زندگی کی آخری حالت ہوتی تو یہہ بے حد تمنا ہمارے دل میں کبھی بھی نہ رہتی۔ اس لئے جو ہمیشہ کی زندگی کو مانتا اور جو آواگون کو مانتا دونوں ہی کا یقین ہے کہ موت انسانی زندگی کا آخر نہیں۔ رگوید کے رشی دعا کر رہے ہیں اسے پتری لوگوں کے پاس بھیجدے۔ ۱۰-۱۶-۱ پھر یہہ زندگی کو حاصل کریگا۔ ۱۰-۱۶-۲ اس مردہ کو نیکوکاروں کے عالم میں اٹھا لیجا۔ ۱۰-۱۶-۴ اس کا جو حصہ باقی ہے وہ پھر زندہ ہو کر رہے۔ ۱۰-۱۶-۵ وغیرہ۔ رشی مردہ سے کہہ رہے ہیں کہ گناہ چھوڑ کر ہستی میں داخل ہو اور جلالی جسم کو اختیار کر۔ ۱۰-۱۴-۸ جیو برہم کے ایک ماننے والے اپنیشد کے رشی دعا مانگتے ہیں۔ جس سے میں امر نہ ہوؤں۔ اُسے میں کیا کروں۔ جھوٹ سے مجھے سچائی میں لیجا۔ اندھیرے سے مجھے روشنی میں لیجا۔ موت سے مجھے امرت (غیر فانیت) میں لے جا۔ سو امرت ہونے کی امر ہونے کی۔ غیر فانی ہونے کی خواہش۔ انسان کی ذاتی خواہش ہے۔ موت انسان کی زندگی کا آخر نہیں بلکہ محض ایک تبدیلی ہے ۔

۲ اس دنیا میں انسان کی زندگی ایک بھید ہے۔ یہاں زندگی کی بہتیری باتیں ہیں جن کو ہم نہیں سمجھتے ہیں بہتیری باتیں ناکامل قصے ٹکڑے سے نظر آتے ہیں ادھوری سی زندگی لیکر ہم دنیا میں اوقات بسری کرتے ہیں ۔

واقعات اور رائیں

ریویو۔ ہمارے پاس ریویو کی غرض سے ایک چھوٹا سا رسالہ بنام سونا اور لوبان بھیجا۔ یہہ رسالہ انگریزی زبان میں تصنیف کیا گیا اور مس ہرس صاحبہ نے سلیس اُردو میں ترجمہ کیا اور نارتھ انڈیا کرسچن ٹریکٹ اور بک سوسائٹی کی طرف سے رومن اردو میں شایع کیا گیا ہے ؛

ہم نے اس رسالہ کو شروع سے آخر تک بڑے غور اور دلچسپی سے پڑھا اس میں ایک غریب عورت کا حال بیان کیا گیا ہے جو خداوند کے بے بیان فضل کو حاصل کر کے اپنے ہر گناہ کی مشکلات پر غالب آئی جس سے اس کا اعلیٰ درجہ کا صبر اور برداشت ظاہر ہوتی ہے اس کے بعد بڑی خوبی کے ساتھ اس غریب عورت کی خود انکاری کا ذکر کیا گیا ہے کہ کس طرح سے اس نے باوجود اس کے کہ تنگ دست تھی تو بھی خداوند کے لئے بہت کچھ دیا اس کتاب کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جہاں کسی کام کے کرنے کے لئے دل ہے وہاں راہ بھی نکل آتی ہے۔ اور آخر میں اس کی سخاوت کے اجر کا ذکر پایا جاتا ہے۔ یہہ رسالہ مسیحی گھرانوں کے لئے بہت ہی مفید ہے۔ باوجودیکہ عمدہ کاغذ پر بہت صفائی کے ساتھ شایع کیا گیا ہے تو بھی اس غرض سے کہ غریب سے غریب بھی اس کو پڑھ سکیں اس کی قیمت صرف ایک پیسہ یعنے ۳ پائی مقرر کی گئی ہے ؛

کلیسیا کے عام شرکا کے لئے جو اردو یا رومن ہی پڑھ سکتے ہیں اس قسم کے رسالوں کی بڑی ضرورت ہے۔ اور مس ہیرس صاحبہ نے اس کو سلیس اردو میں کر کے ایسا کام کیا ہے کہ جس کا پھل ضرور بہتوں کی زندگی میں خداوند کے جلال کا باعث ہوگا ؛

سب سے بڑھکر پیمانہ جو کسی قسم کے سچے اور جھوٹے ہونے کی نسبت لگایا جا سکتا ہے سو یہہ ہے کہ اس تعلیم کا اُن پر جنہوں نے اس کو قبول کیا ہے کیا اثر ہوا ہے۔ رابرٹ انگرسایل جس نے تھوڑا عرصہ ہوا امریکہ میں وفات پائی اگناسٹک کی تعلیم کا مشہور معلم تھا۔ امریکہ کے لوگوں میں سے اس کی تعلیم کا سب سے بڑا اثر جو ہمیں لوگوں پر ہوا اس کا نتیجہ یہہ ہوا کہ اس قوم میں اس قدر خودکشیاں ہونے لگیں کہ قوم کے ہی معدوم ہونیکا اندیشہ ہوگیا۔ اس خوفناک حالت کو دیکھکر اور یہہ معلوم کر کے کہ ہر تین موتوں میں ایک خودکشی کی موت ہے اس قوم کے بڑے بڑے آدمیوں نے ایک پوشیدہ سوسائٹی قائم کی ہے جس کی غرض یہہ ہے کہ انگرسایل کی تعلیمات کی مخالفت کرے کہ جس نے ایسے خوفناک نتیجے پیدا کئے ہیں ؛

مرشدآباد کی بیگم صاحبہ نے دو انعام دس دس سونے کی مہروں کے ان محمدیوں کے لئے مقرر کئے ہیں جو تعلیم نسوان پر بہت عمدہ رسالے لکھیں۔ یہہ دونوں رسالے محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کلکتہ میں پیش کئے جاوینگے ؛

ایک روسی عالم۔ ایم سائنس ایک ایسی ایجاد کا دعوی کرتا ہے کہ بجلی کے ذریعے سے اندھے دیکھ سکتے اور بہرے سُن سکتے ہیں وہ قدرتی اعضا کو چنگا کرنے یا بحال کرنے کی کوشش نہیں کرتا بلکہ مصنوعی آلہ اس جگہہ رکھتا ہے اور یہہ آلہ قدرتی آنکھ یا کان کا کام دیتا ہے ؛

پونا کے پادری جے۔ سمال کے انتقال کے بعد ۱۶ مئی گذشتہ کو ہندوستانی مسیحیوں کیطرف سے ایک جلسہ کیا گیا جس میں بالاتفاق رائے یہہ قرار پایا تھا کہ پادری صاحب مرحوم کی یادگاری کے لئے اس صوبے کے ہندوستانی مسیحیوں کے لئے حرفت وصنعت کا سکول جاری کیا جاوے اور اس کے لئے مسیحیوں کو شوق دلانے کے لئے ایک یا دو وظیفے بھی مقرر کئے جاویں۔ ہمارے خیال میں آج کل ہندوستانی مسیحیوں کے لئے اس قسم کی یادگاروں کی بڑی ضرورت ہے ؛

نیوکیلڈونیا میں ایک جنگی جہاز کے وسیلے سے سات مشنریوں کی جان بچائی گئی جن کو وہاں کے باشندے جو آدم خور ہیں کھانے کے لئے پکڑ لیجا رہے تھے ؛

گورنمنٹ آف انڈیا ریفارمیٹری سکولوں کے لئے تعلیم دینے کے طریقے پر غور کر رہی ہے۔ یہہ تجویز پیش کی گئی ہے کہ ہر ایک لڑکے کو اس کی حالت کے مطابق کاشتکاری یا اور کوئی پیشہ سکھلایا جاوے اور یہہ بھی صلاح ہے کہ کاشتکاری کے ساتھ بڑھئی اور لوہار کا کام بھی سکھلانا مناسب ہوگا۔ یقین ہے کہ ریفارمیٹری سکولوں میں اس تجویز کا جاری ہونا لڑکوں کی آئندہ زندگی کو مفید بنانے کا بہتر وسیلہ ہے مگر اس سے بڑھکر گورنمنٹ کو ان طالب علموں کے اس میلان کو جو ان میں بُرائی کی طرف پیدا ہو گیا ہے نیکی کی طرف پھیرنے کے لئے مناسب طریقہ استعمال میں لانا چاہئے ؛

بلوچستان میں ایک قلعہ کے متصل ایک بلوچی نے ایک انگریز کو بندوق سے مار ڈالا۔ کئی ایک پولیسمین کھڑے تھے کسی نے گرفتاری کی جُرأت نہیں کی ہسپر ڈاکٹر سمر نے پولیس والیکی تلوار کھینچکر قاتل کا تعاقب کیا اور اسکو مار ڈالا

نوٹس

واقعہ ۱۷ نومبر ۹۹ء سے ۳۱ دسمبر ۹۹ء تک جو کوئی شخص نیا خریدار جس کی تنخواہ عنہ روپیہ تک ہو اگر عہ قیمت پیشگی سالانہ نور افشاں بغیر ضمیمہ کے لئے یا عہ قیمت سالانہ پیشگی اخبار نور افشاں معہ ضمیمہ کے لئے روانہ کردیگا۔ بلاشبہ اس کے نام اخبار جاری کیا جاویگا۔ لیکن بعد گزرنے میعاد مینہ بالا کے یعنے ۱۹۰۰ء میں کوئی درخواست دربارہ تخفیف قیمت اخبار ہذا منظور و مقبول نہ کی جاویگی ؛

المشتہر

اڈیٹر نور افشاں

لودیانہ

تحصیلدار رعیہ کے مسیحیوں کو مژدہ

تہہ جناب پرسری حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند دام اقبالہا کی طرف سے دیسی عیسائیوں کو زمین عطا ہونیوالی ہو نیز تحصیلدار صاحب رعیہ بڑے خلیق و رعایا پرور اور ہر مذہب کے لوگوں کو ایک ہی نظر سے دیکھنے والے ہیں ؛

المشتہر

عظیم خاں واعظ کوٹلی باجوہ

ضرورت

۲ ۲

سبی میونسپل گرلس سکول کے لئے ایک ایسی استانی کی ضرورت ہو جو ہندی۔ گورمکھی اور حساب وغیرہ پانچویں جماعت پرائمری ڈیپارٹمنٹ تک پڑھا سکے۔ تنخواہ عـــہ ماہوار۔ سبی تک ریل کا خرچ دیا جاویگا۔ اور تقرری چھ ماہ کے لئے امتحاناً ہوگی۔ درخواستیں معہ نقول سرٹیفکیٹ بخدمت دیوان گنپت رائے صاحب۔ سی۔ آئی۔ ای۔ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر سبی آنی چاہئیں ؛

العبد

آتما رام سیکرٹری مدراس سبی بلوچستان

رسید زر

تلسی رام مٹیالی	عہ	مس کے۔ ایم۔ کاربٹ	عہ
گرلز بورڈنگ سیالکوٹ	ہے	جے۔ الف۔ ہالکم صاحب	ہے
ٹی۔ بنجمن۔ ایڈورڈس آباد	ہے	لکھن چند عیسائی	عہ
سی۔ پی۔ نیوٹن جالندھر	ہے	یونس دانیل۔ این فیلڈ	عہ
اے۔ بڑوتھ صاحب	عہ	عبدالکریم ارنگ	عہ
ڈاکٹر ایم۔ بی۔ کارلیٹس	مدعہ	ڈاکٹر ٹی۔ ایچ چپلن اشتہار	عہ
مسٹر پیارا مل شکرگڑھ	عہ	چیف منٹگمری ریلوے لاہور بابت اشتہار	عہ
ڈاکٹر ایم۔ بی۔ عطارد	عہ	مس۔ ایم۔ نوائکر پٹنہ	عہ
جے۔ جے۔ الگزنڈر	ہے	جے۔ بی۔ مارٹن سانبھر	عہ
پادری آر۔ ایم۔ متھیوس	عہ	پادری صاحب دیال	عہ
اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ کالج دہلی اشتہار	عہ	پادری جے۔ آکنٹ۔ اشتہار	ہے
سموئیل دیال	عہ	الیس بیرس مجیٹھہ	عہ
الہ دیا	عہ	اے۔ ایم۔ بوس بابت اشتہار	عہ
انتوں ابراہیم	عہ	رستم خاں۔ لاہور	ہے
دیوی دیال گورداسپور	سے	مسٹر این۔ بخشین	عہ
حاکم رائے۔	عہ	سلطان احمد صاحب	عہ
لوئس فرانس مین پوری	سے	ڈاکٹر الیس ڈبلیو سیلڈ	ہے
ایچ۔ ایم۔ رولینڈ۔ اشتہار	عہ	مسٹر سی بنری صاحب لکھنؤ	عہ
پادری ٹامس کارنیگل اشتہار	۱۲؍	پادری ڈبلیو جے۔ کلارک	عہ
لبھو مل۔ سان	۱۲؍	سیوا سنگھ	عہ
شہاب الدین۔ بریلی	عہ	مسٹر الیشری پرشاد	عہ
پادری جے۔ مرن برچ اشتہار	ہے	چھوٹے لال	عہ
پادری آر۔ ہیرین۔ بابت اشتہار	۱۲؍	عظیم خاں بابت اشتہار	۹؍

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ .... عہ
قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ .... عہ
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ .... عہ
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ .... ہے
قیمت دو کاپیونکی ایک ہی شخص کے نام پر معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ فی کاپی .... ہے
بغیر ضمیمہ .... عہ
قیمت تین کاپی یا اس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر معہ ضمیمہ و محصول فی کاپی .... عہ
بغیر ضمیمہ .... عہ
طالبعلموں کیلئے جو ہیڈ ماسٹر یا سپرنٹنڈنٹ کی معرفت درخواست کریں معہ محصول و ضمیمہ .... عہ
بغیر ضمیمہ .... عہ

پادری۔ ای۔ ایم۔ وہری صاحب۔ ڈی۔ ڈی۔ اڈیٹر و منیجر اخبار نور افشاں کیواسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں۔ ایم۔ وائلی کے اہتمام سے چھپا ؛